



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 13-25/AIMS
December 15, 2025

فکر و نظر

پاکستان اور اسرائیل، دو قومیں، نظریاتی مخالف اور پیدائشی دشمن۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Pakistan foreign policy, Israel recognition, Palestinian state, Middle East

Keywords: Pakistan military role, public opinion Pakistan, US-Pakistan relations

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

کی نظریاتی بنیادوں سے جڑا ہوا ہے، کیونکہ پاکستان جنوبی ایشیائی مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ (1947) پاکستان کا اسرائیل کو تسلیم نہ کرنا اس کے قیام میں واضح کیا تھا کہ جب تک فلسطینیوں کو انصاف پر مبنی تصفیہ نہیں ملتا، اسرائیل کے قیام 1948 وطن کے طور پر قائم ہوا۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے کے رہنما اور سابق وزیر اعظم عمران خان نے (پی ٹی آئی) کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ یہ موقف اسلامی یکجہتی پر مبنی ہے، جس کی تجدید تحریک انصاف پاکستان کبھی اسرائیل کو تسلیم نہیں کرے گا جب تک فلسطینیوں کو انصاف پر مبنی: "میں اسلام آباد کے ایک جلسے میں کرتے ہوئے کہا 2020 جولائی پاکستان کی فوج، جو خارجہ پالیسی میں کلیدی کردار رکھتی ہے، کو فلسطینی ریاست کا دار الحکومت تسلیم کیا جائے۔ (یروشلم) حل نہیں ملتا، جس میں القدس

”مسلم افواج حکومت کی“: میں آئی ایس پی آر کے ڈی جی میجر جنرل بابر افتخار نے پریس بریفنگ میں کہا 2020 ہے، اسی موقف پر قائم ہے۔ نومبر ”غیر تسلیم شدہ پالیسی کی مکمل حمایت کرتی ہیں جب تک فلسطینیوں کے حقوق محفوظ نہیں ہو جاتے۔“

آبادی، بھی اس موقف کے حق میں ہے۔ (فیصد 15 تا 10) اور اقلیتی شیعہ (فیصد 90 تا 85) پاکستانی عوام، بالخصوص اکثریتی سنی کے غزہ تنازع کے دوران کراچی، لاہور اور پشاور میں ہونے والے احتجاجات میں لاکھوں افراد شریک ہوئے، جنہیں جماعت اسلامی 2023-2024 اور ”اسرائیل مردہ باد“: نے منظم کیا۔ نعرے تھے (ایم ڈبلیو ایم) کے امیر حافظ نعیم الرحمن اور شیعہ تنظیم مجلس وحدت المسلمین (جی آئی) عوامی جذبات میں گہرائی پیدا — جنہیں دونوں قبضے کے خلاف مزاحمت کے طور پر دیکھا جاتا ہے — فلسطین کی مثال۔ کشمیر ”فلسطین آزاد کرو“ نے فلسطینی و کشمیری (مسلم لیگ ن) میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کے دوران وزیر خارجہ جلیل عباس جیلانی 2023 کرتی ہے۔ ستمبر خود ارادیت کے حق کو جوڑتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنا بھارت کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں پاکستان کے موقف کو کمزور کرے گا۔

اسرائیل کو تسلیم کرنا ایران کے ساتھ تعلقات کو نقصان پہنچا سکتا ہے، جو ایک شیعہ اکثریتی پڑوسی ملک ہے اور بلوچستان میں شورش کے خلاف پاکستان کا کو پاکستان کے دفتر خارجہ نے ترجمان ممتاز زہرا بلوچ کے ذریعے دمشق میں ایران کے قونصل خانے پر اسرائیلی 2024 اپریل 13 اتحادی ہے۔ کے ان رکن (OIC) فضائی حملے کی مذمت کی، جس سے تہران کے ساتھ یکجہتی کا اظہار ہوا۔ اسی طرح، اسرائیل کو تسلیم کرنا اسلامی تعاون تنظیم میں 2024 ممالک سے تعلقات پر بھی اثر ڈال سکتا ہے جو اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتے، جیسے الجزائر اور ملائیشیا۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم نے جدہ میں آئی سی اجلاس کے دوران کہا کہ فلسطینی ریاست کے بغیر کسی قسم کی نارملائزیشن قبول نہیں۔ پاکستان کی فوج نے ماضی میں عرب ممالک کی اسرائیل جنگوں میں۔ پاک فضائیہ کے پائلٹ ایئر کموڈور ستار علوی۔ کی عرب 1973 اور 1967 اسرائیل کے خلاف جنگوں میں مدد کی، خصوصاً میں شام کی فضاؤں میں ایک اسرائیلی جیٹ مار گرایا تھا، جسے آج بھی راولپنڈی کے عسکری حلقوں میں اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ 1973 نے

Pakistan: A New History کی کتاب 2017 تاہم، خفیہ سطح پر عملی روابط کی تاریخ بھی موجود ہے۔ برطانوی مورخ ایان ٹالبٹ کی افغان جنگ کے دوران آئی ایس پی آر اور موساد کے درمیان اٹلی جنس تعاون ہوا، مگر یہ تعلقات کبھی پالیسی۔ کی دہائی میں سوویت 1980 کے مطابق ارب ڈالر کے میزائل دفاعی 2 میں اسرائیل سے 2017 میں تبدیلی کا باعث نہیں بنے کیونکہ اس سے بھارت کو فائدہ پہنچنے کا خدشہ تھا۔ بھارت نے نظام خریدے تھے جس سے پاکستان کے خلاف اس کی فضائی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔

سول حکومتوں کے ساتھ مل کر عوامی بے، (جسے جنرل عاصم منیر چیز کرتے ہیں) فوج، جو نیشنل سکیورٹی کمیٹی کے ذریعے پالیسی میں اثر انداز ہوتی ہے سے خطاب American Jewish Congress میں جنرل پرویز مشرف نے نیویارک میں 2005 چینی سے بچنے کی کوشش کرتی ہے۔ میں پاکستانی نژاد 2022 کی تجویز دی تھی جس پر اسلام آباد میں مذہبی جماعتوں کی شدید احتجاجی مہم شروع ہوئی۔ مئی ”کھلے مباحثے“ میں اسرائیل پر امریکیوں کا ایک نجی وفد اسرائیل گیا جس کی قیادت سماجی رہنما انیلا علی نے کی۔ اس پر قومی سطح پر غصہ بھڑک اٹھا۔ پی ٹی وی نے ایک پروڈیوسر کو برطرف پاکستان کا اسرائیل کے حوالے سے موقف بدستور غیر تسلیم“، کو وضاحت کی کہ 2022 مئی 15 کیا، اور دفتر خارجہ کے ترجمان عاصم افتخار احمد نے

قرار دیا، اور ”سیاسی خود کشی“ میں ڈان کے ادارے نے اسرائیل سے تعلقات کو 2024 میڈیا بھی اس مخالفت کو بڑھاتا ہے۔ جون ”شدہ ہے۔ اسرائیل کو — چاہے پنجابی ہوں، سندھی، پشتون یا بلوچ — فیصد پاکستانی 92 کے گیلپ پاکستان سروے کا حوالہ دیا جس کے مطابق 2023 میں پی ٹی آئی 2024 تسلیم کرنے کے مخالف ہیں۔ پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی جیسی جماعتیں اس عوامی جذبات کو اپنی سیاست میں استعمال کرتی ہیں۔ ”اسرائیل سے تعلقات معمول پر لانے کی کوشش ملک گیر بد امنی کا باعث بن سکتی ہے۔“ کے سینئر فیصل واوڈا نے کہا کہ

بشرط یہ کہ — تمام رکاوٹوں کے باوجود، اسرائیل کو تسلیم کرنا پاکستان کے لیے مالی، سائنسی، تکنیکی، سیاسی اور دفاعی لحاظ سے انقلابی ثابت ہو سکتا ہے کے مطابق 2024 آئی ایم ایف) اسے قومی مفاد اور فلسطینی حل کے ساتھ جوڑا جائے۔ تجارتی اور سرمایہ کاری کے حوالے سے، اسرائیل کی معیشت ارب ڈالر کے نئے آئی 7 ارب ڈالر کا بیرونی قرضہ ہے اور 75 ٹیکنالوجی، زراعت، اور دفاع میں عالمی رہنما ہے۔ پاکستان، جس پر (ارب ڈالر 156 کے ابراہام معاہدے کے بعد متحدہ عرب امارات اور 2020 ایم ایف قرض پر بات چیت کر رہا ہے، باہمی تجارتی معاہدوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ارب ڈالر کی تجارت ہوئی، جس میں سولر توانائی کے منصوبے بھی شامل تھے۔ 3 تک 2023 اسرائیل کے درمیان

فیصد اضافہ لایا۔ اگر پنجاب ایگریکلچر 30 کا ڈرپ ایریگیشن نظام بھارت کے گجرات میں کپاس کی پیداوار میں Netafim اسرائیلی کمپنی ارب ڈالر کا اضافہ 2 لاکھ ہیکٹر زمین پر نافذ کرے تو پاکستانی زراعت میں سالانہ 50 یہی نظام (سیکڑی افخار علی سہو کی سربراہی میں) ڈیپارٹمنٹ ارب ڈالر کا قرض ملا۔ پاکستان، جس کا 1.2 میں ابراہام معاہدے کے بعد 2020 ہو سکتا ہے۔ امریکی مالی مراعات بھی ممکن ہیں، جیسا کہ سوڈان کو فیصد ہے، ایسے پیکیج حاصل کر سکتا ہے۔ خلیجی سرمایہ کاری بھی بڑھ سکتی ہے، جس سے گوادار آرکوپورٹ 6.5 میں جی ڈی پی کا 2025 بجٹ خسارہ منصوبہ فعال ہو سکتا ہے۔

ارب ڈالر کی ٹیک انڈسٹری مصنوعی ذہانت، سائبر سیورٹی، اور خود کار نظام میں ممتاز ہے۔ 12 ٹیکنالوجی اور زرعی جدت کے حوالے سے، اسرائیل کی ارب ڈالر کی آئی ٹی برآمدات بڑھا سکتے ہیں۔ زرعی اور طبی 1.5 اسٹارٹ اپس اسرائیلی کمپنیوں سے شراکت کے ذریعے اپنی 2000 پاکستان کے ترقی کے مواقع بھی اہم ہیں۔ دفاعی اور تزویراتی لحاظ سے، بھارت کے دفاعی اثر کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے، امریکہ اور آئی سی میں تعلقات مضبوط ہو سکتے ہیں، اور سماجی و ثقافتی فوائد کے تحت تعلیمی و ثقافتی تبادلوں اور ڈاٹا سپور کی شمولیت ممکن ہے۔

5، اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لیے فلسطینی ریاست کا قیام، سعودی مثال، عوامی ذہن سازی، اور خفیہ سفارت کاری اہم شرائط ہیں۔ موجودہ حالات میں Atlantic کے تناظر میں ناقابل قبول قرار دیا۔ ”غزہ میں نسل کشی“ تک پاکستان کے دفتر خارجہ نے تعلقات کی تردید کی، اسے 2025 اکتوبر کے 2040 سے 2030 ہیں۔ ممکنہ وقت ”انتہائی کمزور“ رپورٹ کے مطابق فلسطینی ریاست کے بغیر امکانات 2024 کی Council درمیان ہے، جب سعودی قیادت میں نارملائزیشن، شدید معاشی دباؤ، اور علاقائی کشیدگی میں کمی ممکن ہو۔

نتیجہ یہ ہے کہ اگر پاکستان اسرائیل کو تسلیم کرے تو اس کی معیشت، ٹیکنالوجی، اور دفاعی حیثیت بدل سکتی ہے، بھارت کے اثر کا توازن قائم ہو سکتا ہے، ارب ڈالر کی زرعی آمدن، جدید ٹیکنالوجی، اور دفاعی تعاون شامل ہیں۔ لیکن یہ 2 اور امریکہ و خلیجی ممالک کی حمایت حاصل ہو سکتی ہے۔ ممکنہ فوائد میں

تک مسلم لیگ ن کی حکومت، فوجی 2025 سب فلسطینی ریاست کے قیام، سعودی مثال، اور قومی سطح پر سوچ کی تبدیلی سے مشروط ہے۔ اکتوبر کے دوران معاشی اور علاقائی 2040 سے 2030 قیادت، اور سنی و شیعہ مذہبی حلقے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کے سخت مخالف ہیں، تاہم تبدیلیاں محتاط پالیسی کے امکانات پیدا کر سکتی ہیں۔

Reference:

- Abbas, J. (2023, September). UN General Assembly speech on Palestine and Kashmir. United Nations. <https://www.un.org/en/ga/78/>
- Atlantic Council. (2024). Assessing Israel-Palestine normalization in South Asia. Atlantic Council. <https://www.atlanticcouncil.org/research/>
- Council on Foreign Relations. (2023). Pakistan's foreign policy and Israel. <https://www.cfr.org/asia/pakistan>
- FAO. (2024). Water scarcity and agriculture in Pakistan. Food and Agriculture Organization. <https://www.fao.org/pakistan>
- IMF. (2024). Israel economic indicators 2024. International Monetary Fund. <https://www.imf.org/en/Countries/ISR>
- Pakistan Ministry of Foreign Affairs. (2024, April 13). Statement on Israeli attack on Damascus. <https://mofa.gov.pk/press-releases/>
- Pakistan Telecommunication Authority. (2024). Digital infrastructure and cybersecurity. <https://www.pta.gov.pk/>
- Talbot, I. (2017). Pakistan: A new history. New York: Oxford University Press.
- Teva Pharmaceuticals. (2024). Global partnerships and healthcare innovations. <https://www.tevapharm.com/>
- UN Security Council. (1948). Resolution 47 (UNSC). [https://undocs.org/S/RES/47\(1948\)](https://undocs.org/S/RES/47(1948))
- UN Security Council. (1949, August 13). UNCIP resolutions on Kashmir. <https://undocs.org/en/A/RES/UNCIP/1949>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پبلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).